

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

کمشنر آف سینٹرل ایکسائز، شیلونگ

بنام

نارتھ ایسٹرن ٹوبا کمپنی لمیٹڈ۔

28 نومبر، 2002

[ایم۔ بی۔ شاہ اور ڈی۔ ایم۔ دھرمادھیکاری، جسٹسز]

مرکزی محصول اور نمک کا قانون، 1944:

8 جولائی 1999 کی معافی نوٹیفکیشن، شق 3 ذیلی شق (a)۔ ڈیوٹی کی ادائیگی سے استثنیٰ کا دعویٰ۔
استحقاق۔ فیصلہ: اگر قائم کردہ صنعتی یونٹ معافی نوٹیفکیشن کی ذیلی شق 3 کے تحت 'نئے صنعتی یونٹ' کی تعریف پر پورا اترتا ہے، تو وہ نوٹیفکیشن کے تحت ڈیوٹی کی ادائیگی سے استثنیٰ کا دعویٰ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ حقائق کی بنیاد پر، ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ کچنی کا یونٹ ایک جگہ سے بند کر کے نئی جگہ منتقل کیا گیا ہو اور یہ کہ وہی مشینری، لوازمات یا پرزے جو کچنی نے ایک جگہ پر استعمال کیے تھے، نئی جگہ منتقل کیے گئے ہوں۔ اس طرح، اس جگہ پر قائم یونٹ ایک 'نیا صنعتی یونٹ' ہے اور نوٹیفکیشن کے تحت استثنیٰ کا حق رکھتا ہے۔

قوانین کی تشریح:

استثنیٰ کا نوٹیفکیشن۔ کی تعمیر۔ فیصلہ: جہاں تک ممکن ہو زبان کی آزادانہ تشریح کی جانی چاہیے، بشرطیکہ استعمال کی جانے والی زبان پر کوئی زیادتی نہ کی جائے۔

جوابدہندہ کمپنی کو جگہ ایس پر سگریٹ بنانے کے یونٹ قائم کرنے کے لیے صنعتی لائسنس دیا گیا تھا۔ تاہم، یونٹ جگہ بی پر قائم کیا گیا۔ یہ ایک انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ساتھ ایک مشترکہ منصوبہ تھا اور واپسی سرمایہ معاہدے کے نتیجے میں یونٹ بند کر دیا گیا۔ بعد میں ایک چھوٹا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ کمپنی نے ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ حاصل کرنے کے لیے جگہ اے پر ایک نیا یونٹ شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے لائسنس کی منظوری کے لیے درخواست بھی دی اور درخواست کی کہ اس کے پاس موجود صنعتی لائسنس کو نئی جگہ کے لیے منظور کیا جائے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ ریسپونڈنٹ کمپنی نوٹیفیکیشن کے تحت ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کی حق دار ہے۔ اس لیے موجودہ اپیلز ہیں۔

سنٹرل ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے دعویٰ کیا کہ کمپنی کی طرف سے اے کی جگہ قائم کی گئی صنعتی اکائی استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے معنی اور ارادے کے اندر، نئی صنعتی اکائی کی حیثیت کا دعویٰ نہیں کر سکتی؛ کہ کمپنی کی طرف سے صنعتی لائسنس کی منظوری کے لیے کی گئی درخواست کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ کمپنی نے اے کی جگہ پر اپنے صنعتی اکائی کے مقام کو تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی اور اس لیے یہ اکائی نئی اکائی نہیں ہے؛ اور یہ کہ استثنیٰ نوٹیفیکیشن، نئی صنعتی اکائی کے بیان محاورہ کی وضاحت نہیں کرتا ہے اور اس لیے اسے صنعتی قانون کی دفعات اور خاص طور پر انڈسٹریز (ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشن) کے دفعہ 11 کے ایکٹ کی بنیاد پر سمجھنا ہوگا۔

مدعا علیہ کمپنی نے دعویٰ کیا کہ محکمہ کی طرف سے پیش کردہ ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مشینری یا ورک فورس کو بی کے یونٹ سے اے کے یونٹ میں منتقل کیا گیا تھا؛ کہ صرف اس وجہ سے کہ متعلقہ حکام سے درخواست کی گئی تھی کہ اسی صنعتی لائسنس کو نئے مقام کے لیے توثیق کی جائے، محکمہ کی طرف سے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ یونٹ ایک منتقل شدہ یا منتقل شدہ یونٹ تھا نہ کہ نئی یونٹ؛ اور یہ کہ استثنیٰ نوٹیفیکیشن نئی یونٹ کی وضاحت نہیں کرتا ہے اور اسے ایک معنی دینا ہوگا جیسا کہ عام صنعتی بول چال میں سمجھا جاتا ہے۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ 1.1: فوری صورت میں محکمہ کے سامنے ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا کہ آئی ڈی سی کے ساتھ واپسی سرمایہ معاہدے کے مطابق، بی میں کمپنی کا یونٹ جو 1994 میں بند ہوا تھا، کو اے میں نئے مقام پر

منتقل کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ کپنی کی طرف سے بی میں اپنے یونٹ میں استعمال ہونے والی وہی مشینری، لوازمات یا اجزاء کو اس کے یونٹ کے لیے منتقل کر دیا گیا ہے۔ استثنیٰ حاصل کرنے کے لیے اسے میں یونٹ کو نوٹیفیکیشن کے مقاصد کے لیے نیا یونٹ، سمجھنا ہوگا۔ اس لیے ٹریبونل کے فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔

[B، A-381؛ F-380؛ H، G-378]

1.2۔ یہ عرض کہ استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن میں "نئی صنعت" کے الفاظ کو انڈسٹریز (ڈویلپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کی دفعات کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیے اور چونکہ کپنی نے خود تبدیل شدہ مقام کی توثیق کے ذریعے اسی صنعتی لائسنس کے استعمال کے لیے کہا تھا، اس لیے اسے میں موجود یونٹ، نئی یونٹ، نہیں تھا، کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ صرف اس وجہ سے کہ کپنی نے اپنے پہلے مقام کے لیے دیے گئے اسی صنعتی لائسنس کی بنیاد پر نئے مقام پر اپنی صنعتی سرگرمیاں جاری رکھنے کی کوشش کی ہے؛ اسے استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مزید برآں کپنی کی نئے مقام پر اپنی صنعتی سرگرمی کے لیے اسی صنعتی لائسنس پر توثیق حاصل کرنے کی کوشش یا صنعتی (ترقی اور ضابطہ) ایکٹ کے تحت نئے مقام پر انہیں نئے صنعتی لائسنس کی منظوری کی ضرورت ایک ایسا موضوع ہے جو ایکٹ کے تحت استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کے فائدے کی منظوری سے براہ راست منسلک نہیں ہے۔ (B-E-381)

2۔ 08.07.1999 کا استثنیٰ نوٹیفیکیشن کہیں بھی "نئی صنعتی اکائیوں" کے الفاظ کی وضاحت نہیں کرتا ہے اور اس کے دائرہ کار سے خارج نہیں ہوتا ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل یا منتقل کیے جاتے ہیں۔ استثنیٰ نوٹیفیکیشن کا مقصد واضح ہے۔ اس کا مقصد مال کی پیداوار بڑھانے، مذکورہ خطوں میں صنعت کی ترقی اور روزگار کو فروغ دینے کے مقصد سے مخصوص شمال مشرقی ریاستوں میں سرمایہ کاری اور صنعتی اکائیوں کے قیام کی حوصلہ افزائی صنعتی عمل ہے۔ مزید برآں استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کی تشریح کا اصول یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی زبان کو آزادانہ تشریح دی جانی چاہیے، بشرطیکہ استعمال شدہ زبان پر کوئی تشدد نہ کیا جائے۔

[A-381؛ H، D، C، A-380]

نہس راج گوردھنڈاس بنام ایچ ایچ دیو، سنٹرل ایکسائز اینڈ کسٹمز، سورت اور دیگر ان کے اسٹنٹ کلکٹر، (1969) 2 ایس سی آر 253؛ ہندوستان ایلو مینیم کارپوریشن لمیٹڈ بنام ریاست یو۔ پی۔ وی دیگر، [1981] 3 ایس سی سی 578؛ ریاستی سطح کی کمیٹی بنام مورگارد شمار بھارت لمیٹڈ، [1996] 1 ایس سی سی 108 اور شری بکول آئل انڈسٹریز بنام ریاست گجرات، [1987] 1 ایس سی سی 31، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 200-201۔

سنٹرل ایکسائز، کسٹمز اینڈ گولڈ (کنٹرول) ایپلی ٹریبونل ٹریبونل، کولکتہ کے اے نمبر 1 کے فیصلے اور حکم سے۔ ایف او نمبر ای/آر۔ 19 سے 20/2001-429، A-430/کول/2001۔

کے ساتھ

2002 کا سی۔ اے۔ نمبر 3137

اپیل کنندہ کے لیے این کے باجپائی، کے سوامی، ہیمنت شرما اور بی کرشن پرساد۔

کے۔ مدعا علیہ کی طرف سے کے وینو گوپال محترمہ نشا باغی، او پی کھیتان، اے ٹی پترانپون ملہو ترا اور محترمہ اندو ملہو ترا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس دھرما دھیکاری۔ کسٹمز ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) ایپلی ٹریبونل ٹریبونل، کولکتہ [جسے اس کے بعد سی ای جی اے ٹی کہا گیا ہے] کی طرف سے ایپلوں میں منظور کیے گئے الگ الگ احکامات پر حملہ کرنے کے لیے سنٹرل ایکسائز، شیلانگ کے کمشنر نے مرکزی ایکسائز کی نمائندگی کرتے ہوئے ان ایپلوں کو ترجیح دی

ہے۔ سی ای جی اے ٹی نے اعتراض شدہ احکامات کے ذریعے محکمہ سنٹرل ایکسائز کی ایپلوں کو مسترد کر دیا ہے، اور مدعا علیہ - دی نار تھ ایسٹرن ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ [مختصر طور پر کمپنی] کے حق میں فیصلہ دیا ہے کہ وہ سنٹرل ایکسائز نوٹیفیکیشن نمبر 32/99-CE مورخہ 08.7.1999 کے تحت ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کا اہل ہے، جو سنٹرل ایکسائز ایکٹ 1944 کی دفعہ 5A کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کیا گیا ہے [جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے]۔

سنٹرل ایکسائز کے محکمے کی جانب سے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھایا گیا بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا کمپنی کی طرف سے شمال مشرقی ریاست آسام کے امنگاؤں میں ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک [جسے اس کے بعد ای پی آئی پی کہا گیا ہے] میں قائم کردہ یونٹ یا فیکٹری تاریخ کے 08.7.1999 کے استثنیٰ نوٹیفیکیشن کی شق 3 کی ذیلی شق (اے) کے معنی میں 'نئی صنعتی یونٹ' کی حیثیت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کے لیے نوٹیفیکیشن کی دیگر تمام شرائط پوری ہو جاتی ہیں اور کمپنی چھوٹ کے نوٹیفیکیشن کا فائدہ اٹھانے کی حقدار ہوگی، اگر امنگاؤں میں اس کے ذریعے قائم کردہ یونٹ 'نئی صنعتی اکائی' کی تفصیل کا جواب دیتا ہے۔ سی ای جی اے ٹی نے محکمہ مرکزی ایکسائز کی ایپلوں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہ / کمپنی استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے تحت ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہے اور اس بنیاد پر اس کی فیکٹری میں تیار کردہ سگریٹ پر پہلے سے ادا کردہ ڈیوٹی کو ایڈجسٹ کرنے کا حقدار ہے اور نوٹیفیکیشن کے تحت آنے والی مدت کے لیے ڈیوٹی کی واپسی کا بھی حقدار ہے۔

وہ حقائق جو تنازعات میں نہیں ہیں درج ذیل ہیں:-

مدعا علیہ / کمپنی کو 01.5.1975 کو جاری کردہ صنعتی لائسنس نمبر سی آئی ایل: 128 (75) کے تحت آسام کے ریاست میں سلپو کھری، گوہاٹی میں سگریٹ بنانے کا یونٹ قائم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ میسرز آسام انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن [جسے آئی ڈی سی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے] پروموٹر اور کمپنی میں اکثریتی شیئر ہولڈر تھا جس کے پاس حصص سرمایہ کا 51 فیصد سے زیادہ حصہ تھا۔ صنعتی لائسنس کے مطابق، فیکٹری سلپو کھری، گوہاٹی میں قائم کی جانی تھی۔ تاہم، یونٹ آئی ڈی سی کی طرف سے مختص کردہ صنعتی پلاٹ پر جی

ایس روڈ، بنگا گڑھ، ڈیپور، گوبائی میں قائم کیا گیا۔ 04.3.1991 کو، آئی ڈی سی نے واپسی سرمایہ معاہدہ کیا جسے حکومت ہند، وزارت صنعت، محکمہ صنعتی ترقی نے اپنے خط نمبر 10(7)/89-C1 مورخہ 26.10.1990 کی منظوری دے دی تھی۔ واپسی سرمایہ معاہدہ کی شرائط کے مطابق، بنگا گڑھ میں موجودہ صنعتی شیڈ آئی ڈی سی کو واپس کرنا تھا اور فیکٹری کو آسام ریاست میں کسی نئے مقام پر منتقل کرنا تھا۔

حکومت بھارت کی طرف سے باضابطہ طور پر منظور شدہ مذکورہ بالا واپسی سرمایہ معاہدے کے مطابق، بنگا گڑھ میں موجودہ یونٹ کو 15.6.1994 سے بند کر دیا گیا تھا۔ 08.7.1999 کے استثنیٰ کے نوٹیفکیشن میں ریاست کی اعلان کردہ حکمت عملی سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، کمپنی نے سال 1999 میں گوبائی کے امنگاؤں میں ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک میں سگریٹ بنانے کا ایک یونٹ قائم کیا جس میں تجارتی صنعتی عمل 15.12.1999 سے شروع کی گئی تھی۔

امنگاؤں کے ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک میں اپنی مینوفیکچرنگ یونٹ کا پتہ لگانے کے بعد کمپنی نے انڈسٹریز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ 1951 کی توجہ تحت لائسنس دینے کے لیے درخواست دی۔ صنعتی لائسنس کی منظوری کے لیے اپنی درخواست میں کمپنی نے درخواست کی کہ اے آئی ڈی سی کے ساتھ مشترکہ تعاون سے بنگا گڑھ میں چل رہے یونٹ کے لیے اس کے پاس جو صنعتی لائسنس ہے، اس کی امنگاؤں کے ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک میں یونٹ کے نئے مقام کے لیے توثیق کی جائے۔ نئے مقام کے لیے اسی صنعتی لائسنس کی توثیق کے لیے کمپنی کے 25.10.2000 کے خط کے جواب میں، وزارت تجارت و صنعت میں حکومت بھارت کے جوائنٹ ڈائریکٹر نے کمپنی کو 30.10.2000 کا خط لکھا جس میں کہا گیا کہ موجودہ صنعتی لائسنس سلیو کھوری، گوبائی میں مقام کے لیے تھا اور بنگا گڑھ میں یونٹ کا مقام درست نہیں تھا۔ تاہم، خط میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کی جانب سے یونٹ کے مقام کو بنگا گڑھ سے ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک امینگن میں تبدیل کرنے کی درخواست کا فیصلہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق میرٹ پر کیا جائے گا۔

یہ ان غیر متنازعہ حقائق پر ہے کہ مرکزی ایکسائز کے محکمے کی طرف سے پیش ہونے والے علمی وکیل نے بہت سختی سے زور دیا کہ کمپنی کی طرف سے ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک، امنگاؤں میں قائم کردہ صنعتی

یونٹ، تاریخ کے اسٹشی نوٹیفیکیشن کے معنی اور ارادے کے اندر نئی صنعتی یونٹ کی حیثیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ کپنی کی طرف سے خود صنعتی لائسنس کی منظوری کے لیے کی گئی درخواست کے مندرجات سے پتہ چلتا ہے کہ کپنی نے بنگ گڑھ میں اپنے صنعتی یونٹ کے مقام کو امنگاؤں میں تبدیل کرنے کی درخواست کی تھی اور اس لیے امنگاؤں میں موجود یونٹ کوئی نئی یونٹ نہیں ہے۔ محکمہ کی طرف سے پیش ہوئے ماہر وکیل نے دلیل دی کہ اسٹشی کا نوٹیفیکیشن نئی صنعتی اکائی کے بیان محاورہ کی وضاحت نہیں کرتا ہے اور اس لیے اسے صنعتی قانون اور خاص طور پر انڈسٹریز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کی دفعات کی بنیاد پر سمجھنا ہوگا، جس کی دفعہ 11 میں موجود ایک نیا صنعتی ادارہ قائم کرنے کے لیے مقررہ طریقہ اور فارم میں لائسنس یا اجازت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذکورہ وجوہات کی بناء پر، محکمہ کی جانب سے، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ سی ای جی اے ٹی نے یہ وقف اختیار کرنے میں غلطی کی تھی کہ امنگاؤں میں موجود یونٹ یا کپنی اسٹشی نوٹیفیکیشن کے فائدے کی حقدار ہے۔

کپنی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے اپنے جواب میں کہا کہ بنگ گڑھ کا یونٹ اے آئی ڈی سی کے ساتھ مشترکہ منصوبہ تھا اور واپسی سرمایہ معاہدے کے نتیجے میں یونٹ کو 15.6.1994 پر بند کر دیا گیا تھا۔ ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ حاصل کرنے کے لیے ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک، امنگاؤں، گوہاٹی میں 1999 میں ایک نیا یونٹ شروع کرنے کا فیصلہ کپنی کی طرف سے لیا گیا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ محکمہ کی طرف سے پیش کردہ ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مشینری یا ورک فورس کو بنگ گڑھ میں اس کے یونٹ سے امیننگن میں واقع نئے یونٹ میں منتقل کیا گیا تھا۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ انڈسٹریز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کے تحت متعلقہ حکام سے درخواست کی گئی تھی کہ اسی صنعتی لائسنس کو نئے مقام کے لیے توثیق کی جائے، محکمہ کی طرف سے یہ دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ امنگاؤں میں موجود یونٹ ایک نقل مکانی یا منتقل شدہ یونٹ تھا نہ کہ نئی یونٹ۔ کپنی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ اسٹشی کا نوٹیفیکیشن نئی اکائی کی وضاحت نہیں کرتا ہے اور اسے ایک معنی دیا جانا چاہیے جیسا کہ عام صنعتی بول چال میں سمجھا جاتا ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب جگہ اے پر موجود یونٹ کو بند کر دیا گیا تھا اور مشینری کے استعمال یا لیبر فورس کی اس یونٹ کی دیگر خصوصیات کو منتقل کیے بغیر، جگہ بی پر دوسرا یونٹ شروع کر دیا گیا ہے، تو مقام بی پر موجود یونٹ کو وہی پرانی یونٹ نہیں کہا جاسکتا۔ گوہاٹی کے امنگاؤں میں شروع ہونے والی اکائی کو ایک نئی اکائی کے طور پر ماننا ہوگا جسے نئی سرمایہ کاری، نئی مشینری کی تنصیب اور نئے مقام پر مزدور قوت

کو ملازمت دینے کے ساتھ قائم کیا گیا ہے۔ ہنس راج گوردھنڈاس بنام ایچ ایچ دیو، سنٹرل ایکسائز اینڈ کمشنر، سورت اور دیگران کے اسٹنٹ کلکٹر، [1969] 2 ایس سی آر 253 کے معاملے میں فیصلے پر کچنی کے لیے ریلائنس رکھا گیا ہے۔

ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ ہم نے انڈسٹریز (ڈیولپمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کے تحت کچنی اور متعلقہ محکمے کے درمیان چھوٹ کے نوٹیفکیشن کے مندرجات اور تبادلے کے خط و کتابت کا جائزہ لیا ہے۔ ہمیں سی ای جی اے ٹی کے فیصلے اور اس کے اس نتیجے میں مراسلہ کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے کہ امنگاؤں میں کچنی کایونٹ اسٹنٹ نوٹیفکیشن کے فائدے کا حقدار ہے۔ شق 3 میں موجود اسٹنٹ کے نوٹیفکیشن کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:-

”سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944 (1944 1ا) کی دفعہ 5 اے کی ذیلی دفعہ (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، جسے اضافی ڈیوٹیز آف ایکسائز (خصوصی اہمیت کی اشیاء) ایکٹ، 1957 (58 سے 1957) کی ذیلی دفعہ (3) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اضافی ڈیوٹیز آف ایکسائز (ٹیکسٹائل اینڈ ٹیکسٹائل آرٹیکلز) ایکٹ، 1978 (1978 40ا) کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے مرکزی حکومت کو اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ ایسا کرنا مفاد عامہ میں ضروری ہے، اس طرح پہلی شیڈول اور دوسری شیڈول میں بیان کردہ چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔ سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 (1986 1ا) اور گروتھ سینٹر یا انٹیگرٹیڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سنٹرل یا ایکسپورٹ پروموشن انڈسٹریل پارک یا انڈسٹریل اسٹیٹ یا انڈسٹریل ایریا یا کمرشل اسٹیٹ میں واقع یونٹ سے، جیسا کہ معاملہ اس نوٹیفکیشن کے ساتھ منسلک ضمیمہ میں بیان کیا جاسکتا ہے، مذکورہ بالا قوانین میں سے کسی کے تحت قابل وصول ایکسائز ڈیوٹی یا ایکسائز کے اضافی ڈیوٹی سے، جو کہ معاملہ ہو، مرکزی ایکسائز رولز 1944 کے قاعدہ 173 جی کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 9 کے تحت موجودہ اکاونٹ سے سامان کے مینوفیکچر کی طرف سے ادا کردہ ڈیوٹی کی رقم کے برابر ہے۔

اس نوٹیفکیشن میں موجود چھوٹ صرف درج ذیل قسم کی اکائیوں پر لاگو ہوگی یعنی:-

(i) نئی صنعتی اکائیاں جنہوں نے 24 دسمبر 1997 کو یا اس کے بعد اپنی تجارتی صنعتی عمل شروع کر دی ہو۔

(ii) 24 دسمبر 1997 سے پہلے موجود صنعتی اکائیاں جنہوں نے 24 دسمبر 1997 کو یا اس کے بعد صلاحیت میں کم از کم پچیس فیصد اضافہ کر کے خاطر خواہ توسیع کی ہے۔

اس نوٹیفکیشن میں شامل چھوٹ کا اطلاق مذکورہ اکائیوں میں سے کسی پر بھی، سر صنعتی عملی گزٹ میں اس نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے تجارتی پیداوار شروع ہونے کی تاریخ سے دس سال سے زیادہ کی مدت کے لیے، جو بھی بعد میں ہو، ہوگا۔

[واضح توجہ کو مدعو کرنے کے لیے بنیاد رکھنا]

استثنیٰ کا نوٹیفکیشن کہیں بھی ”نئی صنعتی اکائیوں“ کے الفاظ کی وضاحت نہیں کرتا ہے۔ استثنیٰ نوٹیفکیشن کا مقصد واضح ہے۔ اس کا مقصد مال کی پیداوار بڑھانے، مذکورہ خطوں میں صنعت کی ترقی اور روزگار کو فروغ دینے کے مقصد سے مخصوص شمال مشرقی ریاستوں میں سرمایہ کاری اور صنعتی اکائیوں کے قیام کی حوصلہ افزائی صنعتی عمل ہے۔ ہندوستان ایلو مینیم کارپوریشن لمیٹڈ بنام اسٹیٹ آف یو و دیگر [1981] 3 ایس سی سی 578، کے معاملے میں، اس عدالت نے اس بات پر زور دیا کہ ایکٹ کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن، ”نہ صرف اس کے لغوی معنی یا عام بول چال تک محدود ہونا چاہیے بلکہ اسے سیاق و سباق کی روشنی میں بھی سمجھا جانا چاہیے“۔ اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ ”اظہار کو اس انداز میں سمجھا جانا چاہیے جس میں اسی طرح کے تاثرات کا استعمال کیا گیا ہو۔ ان لوگوں کے ذریعے جنہوں نے متعلقہ نوٹیفکیشن تیار کیا ہے“۔ لہذا، ”سیاق و سباق کی اسکیم سے ارادے کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے“۔

استثنیٰ کے نوٹیفکیشن کی تشریح کا ایک اور اہم اصول یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس کی زبان کو آزادانہ تشریح دی جانی چاہیے، بشرطیکہ استعمال کی جانے والی زبان پر کوئی تشدد نہ کیا جائے۔ ریاستی سطح کی کمیٹی بنام مورگارد شمار بھارت لمیٹڈ، [1996] 1 ایس سی سی 108 دیکھیں۔

مورگارد شمار بھارت لمیٹڈ، (سپرا) کے معاملے میں، یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4 (اے) میں سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے چھوٹ حاصل کرنے کے لیے نئی اکائی کی تعریف شامل ہے۔ یوپی سیلز ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 4 (اے) کے نیچے دی گئی وضاحت میں نئی اکائی کی تعریف ایک 'فیکٹری یا ورکشاپ' کے طور پر کی گئی ہے، چاہے وہ کسی ایسے ڈیلر کے ذریعے قائم کی گئی ہو جس کے پاس پہلے سے ہی ایک ہی سامان ریاست میں کسی دوسری جگہ یا ملحقہ جگہ پر تیار کرنے والی صنعتی اکائی ہو، لیکن اس میں "ہندوستان میں کسی بھی فیکٹری یا ورکشاپ میں استعمال ہونے والی یا حاصل کی گئی مشینری، لوازمات یا اجزاء کا استعمال کرنے والی کوئی فیکٹری یا ورکشاپ" شامل نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں، نوٹیفکیشن میں ایسی کوئی تعریف یا وضاحت نہیں ملتی ہے اور یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ کچنی کی طرف سے بنگ گڑھ میں اس کے یونٹ میں استعمال ہونے والی وہی مشینری، لوازمات یا اجزاء کو امنگاؤں، گوبائی میں اس کے یونٹ کے لیے منتقل کر دیا گیا ہے۔

شری بکول آئل انڈسٹریز بنام ریاست گجرات، [1987] 1 ایس سی سی 31 کے معاملے میں، زیر غور سیلز ٹیکس سے چھوٹ کا نوٹیفکیشن گجرات سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعات کے تحت جاری کیا گیا تھا اور نوٹیفکیشن میں نئی صنعت کی تعریف 1 اپریل 1970 سے 31 مارچ 1975 کی مدت کے دوران شروع ہونے والی صنعت کے معنی اور اس میں شامل کرنے کے لیے کی گئی تھی لیکن استثنائی شق واضح طور پر اس طرح پڑھتی ہے: "لیکن اس میں ایسے صنعتی ادارے شامل نہیں ہوں گے جو موجودہ صنعتی اکائی کی منتقلی یا اسے ختم کر کے قائم کیے گئے ہوں۔"

ہمارے سامنے موجود معاملے میں، استثنیٰ کا نوٹیفکیشن نئی صنعتی اکائی کی وضاحت نہیں کرتا ہے جو اس کے دائرے سے خارج ہوتی ہے جنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔

موجودہ معاملے میں جیسا کہ ہم نے اوپر پایا ہے، محکمہ کے سامنے ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا کہ اسے آئی ڈی سی کے ساتھ واپسی سرمایہ معاہدے کے مطابق، بنگ گڑھ میں کپنی کا یونٹ جو 1994 میں بند ہوا تھا، کو امنگاؤں، گوبائی میں نئے مقام پر منتقل کر دیا گیا تھا۔

اس لیے امنگاؤں کے یونٹ کو چھوٹ حاصل کرنے کے لیے نوٹیفیکیشن کے مقاصد کے لیے نئی یونٹ سمجھا جانا چاہیے۔ محکمہ کی جانب سے وکیل کی طرف سے پیش کی گئی دوسری دلیل ہمیں بالکل متاثر نہیں کرتی کہ استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن میں ”نئی صنعت“ کے الفاظ کو انڈسٹریز (ڈوپلمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کی دفعات کی روشنی میں سمجھا جانا چاہیے اور چونکہ کپنی نے خود تبدیل شدہ مقام کی توثیق کے ذریعے اسی صنعتی لائسنس کے استعمال کے لیے کہا تھا، اس لیے امنگاؤں کا یونٹ نئی اکائی نہیں تھا۔ ہماری سمجھی جانے والی رائے میں، صرف اس وجہ سے کہ کپنی نے اپنے سابقہ مقام کے لیے دیے گئے اسی صنعتی لائسنس کی بنیاد پر نئے مقام پر اپنی صنعتی سرگرمیاں جاری رکھنے کی کوشش کی ہے، اسے استثنیٰ نوٹیفیکیشن کے فائدے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ امنگاؤں میں اپنی فیکٹری کی حیثیت کے کپنی کے دعوے کو استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کے ارادے اور معنی کے اندر نئی اکائی کے طور پر قبول کر لیا گیا ہے۔ کپنی کی نئی جگہ پر اپنی صنعتی سرگرمی کے لیے اسی صنعتی لائسنس پر توثیق حاصل کرنے کی کوشش یا انڈسٹریز (ڈوپلمنٹ اینڈ ریگولیشن) ایکٹ کے تحت نئی جگہ پر انہیں نئے صنعتی لائسنس کی منظوری کی ضرورت، ایک ایسا موضوع ہے جس کا براہ راست تعلق ایکٹ کے تحت استثنیٰ کے نوٹیفیکیشن کے فائدے سے نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، ہمیں CEGAT کے مورد الزام حکم میں کوئی خامی نظر نہیں آتی۔ نتیجتاً، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے، لیکن حالات کے پیش نظر کوئی خرچہ کا حکم نہیں دیا جاتا۔

این جے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔